ترمیم شدہ

امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

وضو کا طریقہ

(حنفی)

اس رسالے میں ---

گناہ چھوڑنے کی حکایت

وضو کا طریقہ (حنفی)

نظر کبھی کمزور نہ ہو

پان کھانے والے متوجہ ہوں

مصیبتوں سے حفاظت کا نسخہ

آنکھیں دکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

مکتبۃ المدینہ
... کراچی، پاکستان فون: +921389-90-91
... کراچی، پاکستان فون: 2314045-2203311 فیکس 2201479
Email:maktaba@dawateislami.net / www.dawateislami.net / www.dawateislami.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

وُضو کا طریقہ (حَنَفی)

یہ رِسالہ اوّل تا آخِر پورا پڑھئے، قَوی اِمکان ہے کہ آپ کی کئی غَلَطیاں آپ کے سامنے آجائیں۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ معظم ہے: جس نے دِن رات میں میری طرف شوق ومحبت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دِن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔

(الترغیب والترھیب، ج ۲، ص ۳۲۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے ایک بار ایک مقام پر پہنچ کر پانی منگوایا اور وضو کیا پھر یکایک مُسکرانے لگے اور رُفقاء سے فرمانے لگے، جانتے ہو میں کیوں مسکرایا؟ پھر اُس سوال کا خود ہی جواب دیتے ہوئے فرمایا، ایک بار سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے اِسی جگہ پر وُضو فرمایا تھا اور بعدِ فراغت مُسکرائے تھے اور صَحابۂ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا تھا، جانتے ہو میں کیوں مُسکرایا؟ صَحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی، وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم یعنی اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ میٹھے میٹھے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "جب آدمی وُضو کرتا ہے تو ہاتھ دھونے سے ہاتھوں کے اور چہرہ دھونے سے چہرے کے اور سَر کا مَسح کرنے سے سر کے اور پاؤں دھونے سے پاؤں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔"

(ملخصا مسندِ امام احمد ج ۱ ص ۱۳۰، رقم الحدیث ۴۱۵ دارالفکر بیروت)

وضو کرکے خنداں ہوئے شاہِ عثماں رضی اللہ عنہ — کہا کیوں تبسُّم بھلا کر رہا ہوں؟
جوابِ سُوالِ مخالف دیا پھر — کسی کی ادا کو ادا کر رہا ہوں

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ صحابۂ کرام علیہم الرضوان سرکارِ خیرُ الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ہر اَدا، اور ہر ہر سُنّت کو دیوانہ وار اپناتے تھے نیز اِس روایت سے گناہ دھونے کا نُسخہ بھی معلوم ہوگیا۔ الحمدللہ عزوجل وُضو میں کُلی کرنے سے مُنہ کے، ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنے سے ناک کے، چہرہ دھونے سے بَشُمول پلکوں کے سارے چہرے کے، ہاتھ دھونے سے ہاتھ کے ساتھ ساتھ ناخنوں کے نیچے کے، سَر (اور کانوں) کا مَسح کرنے سے سَر کے ساتھ ساتھ کانوں کے اور پاؤں دھونے سے پاؤں کے ساتھ ساتھ پاؤں کے ناخنوں کے نیچے کے گناہ بھی جھڑ جاتے ہیں۔

گناہ جھڑنے کی حکایت

حضرتِ علامہ عبدُ الوہاب شَعرانی قُدِّس سِرُّہُ النورانی فرماتے ہیں، ایک مرتبہ سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جامع مسجد کوفہ کے وُضو خانہ میں تشریف لے گئے تو ایک نوجوان کو وُضو بناتے ہوئے دیکھا، اس سے وضو (میں اِستعمال شدہ پانی) کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا، اے بیٹے! ماں باپ کی نافرمانی سے توبہ کرلے۔ اُس نے فوراً عرض کی، ''میں نے توبہ کی۔'' ایک اور شخص کے وُضو (میں اِستعمال ہونے والے پانی) کے قطرے ٹپکتے دیکھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس شخص سے ارشاد فرمایا، اے بھائی تو زِنا سے توبہ کرلے۔ اُس نے عرض کی، ''میں نے توبہ کی۔'' ایک اور شخص کے وُضو کے قطرات ٹپکتے دیکھے تو اسے فرمایا، ''شراب نوشی اور گانے باجے سُننے سے توبہ کرلے۔ اُنے عرض کی، ''میں نے توبہ کی۔'' سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کَشف کے باعِث چُونکہ لوگوں کے عُیوب ظاہر ہوجاتے تھے لہٰذا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ خُداوندی عزوجل میں اِس کَشف کے خَتم ہوجانے کی دُعا مانگی، اللہ عزوجل نے دُعا قبول فرمائی جس سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وُضو کرنے والوں کے گناہ جھڑتے نظر آنا بند ہوگئے۔ (المیزان الکبریٰ جلد اوّل، ص ۱۳۰ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سارا بدن پاک ہوگیا!

دو حدیثوں کا خُلاصہ ہے، جس نے بِسْمِ اللّٰہ کہہ کر وُضو کیا سَر سے پاؤں تک اس کا سارا جِسم پاک ہوگیا اور جس نے بغیر بِسْمِ اللّٰہ کہے وُضو کیا اُس کا اُتنا ہی بدن پاک ہوگا جتنے پر پانی گزرا۔ (سنن دارقطنی ج ۱ ص ۱۵۸ ۔ ۱۵۹ حدیث ۲۲۸ ۔ ۲۲۹)

باوُضو سونے کی فضیلت

حدیثِ پاک میں ہے کہ باوُضو سونے والا روزہ رکھ کر عبادت کرنے والے کی طرح ہے۔ (کنزالعمال ج ۹ ص ۱۲۳ حدیث ۲۵۹۹۴)

باوُضو مرنے والا شہید ہے

مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرتِ سیِّدُنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، ''بیٹا! اگر تم ہمیشہ باوُضو رہنے کی اِستِطاعت رکھو تو ایسا ہی کرو کیونکہ مَلَکُ الموت جس بندے کی روح حالتِ وُضو میں قبض کرتا ہے اُس کیلئے شہادت لکھ دی جاتی ہے۔

(کنز العمال ج ۹ حدیث ۲۶۰۶۰ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، ''ہمیشہ باوُضو رہنا مُستحَب ہے۔''

(فتاویٰ رَضَویہ، ج ۱ ص ۷۰۲، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مُصیبتوں سے حفاظت کا نُسخہ

اللہ عزوجل نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نَبِیِّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے فرمایا، ''اے موسیٰ! اگر بے وُضو ہونے کی صورت میں تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو خود اپنے آپ کو ملامت کرنا۔'' (اَیضاً)

''ہمیشہ باوُضو رہنا اِسلام کی سُنّت ہے۔'' (اَیضاً)

''احمد رضا'' کے سات حُروف کی نسبت سے ہر وَقت باوُضو رہنے کے سات فضائل

میرے آقا امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، بعض عارفین (رَحِمَھُمُ اللہُ المبین) نے فرمایا، جو ہمیشہ باوُضو رہے اللہ تعالیٰ اُس کو سات فضیلتوں سے مُشرّف فرمائے:۔

۱۔ ملائکہ اس کی صُحبت میں رَغبت کریں۔
۲۔ قلم اُس کی نیکیاں لکھتا رہے۔
۳۔ اُس کے اَعضاء تسبیح کریں۔
۴۔ اُسے تکبیرِ اُولیٰ فوت نہ ہو۔
۵۔ جب سوئے اللہ تعالیٰ کچھ فِرِشتے بھیجے کہ جن وانس کے شَر سے اُس کی حِفاظت کریں۔
۶۔ سکراتِ موت اس پر آسان ہو۔
۷۔ جب تک باوُضو ہو امانِ الٰہی میں رہے۔ (اَیضاً ص ۷۰۲ ۔ ۷۰۳)

دُگنا ثواب

یقیناً سردی، تھکن یا نزلہ، زُکام، دَردِ سَر اور بیماری میں وُضو کرنا دُشوار ہوتا ہے مگر پھر بھی کوئی ایسے وَقت وضو کرے جبکہ وُضو کرنا دُشوار ہو تو اس کو بحکمِ حدیث دُگنا ثواب ملے گا۔ (مُلخصاً المعجم الاوسط، ج ۴ ص ۱۰۶ حدیث ۵۳۶۶ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

وُضو کا طریقہ (حَنَفی)

کَعبۃُ اللّٰہ شریف کی طرف مُنہ کرکے اُونچی جگہ بیٹھنا مستحب ہے۔ وُضو کیلئے نیّت کرنا سنّت ہے، نیّت دِل کے ارادے کو کہتے ہیں، دِل میں نیّت ہوتے ہوئے زَبان سے بھی کہہ لینا افضل ہے لہٰذا زَبان سے اس طرح نیّت کیجئے کہ میں حُکمِ الٰہی عزوجل بجالانے اور پاکی حاصِل کرنے کیلئے وُضو کررہا ہوں۔ بِسْمِ اللّٰہ کہہ لیجئے کہ یہ بھی سنّت ہے، بلکہ بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہ کہہ لیجئے کہ جب تک باوُضو رہیں گے فِرِشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ اب دونوں ہاتھ تین تین بار پہنچوں تک دھوئیے (نل بند کرکے) دونوں ہاتھوں کی اُنگلیوں کا خِلال بھی کیجئے۔ کم از کم تین تین بار دائیں بائیں اُوپر نیچے کے دانتوں میں مِسواک کیجئے اور ہر بار مِسواک کو دھولیجئے۔ حُجَّۃُ الْاِسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ''مِسواک کرتے وَقت نَماز میں قراٰنِ مجید کی قراءَت اور ذِکرُ اللہ عزوجل کیلئے مُنہ پاک کرنے کی نیّت کرنی چاہئے۔ (احیاء العلوم، ج ۱ ص ۱۸۲ دارالصادر، بیروت) اب سیدھے ہاتھ کے تین چُلّو پانی سے (ہر بار نل بند کرکے) اِس طرح تین کُلّیاں کیجئے کہ ہر بار مُنہ کے ہر پُرزے پر پانی بہ جائے اگر روزہ نہ ہو تو غَرغَرہ بھی کرلیجئے۔ پھر سیدھے ہی ہاتھ کے تین چُلّو (اب ہر بار آدھا چُلّو پانی کافی ہے) سے (ہر بار نل بند کرکے) تین بار ناک میں نَرم گوشت تک پانی چڑھائیے اور اگر روزہ نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی پہنچائیے، اب (نل بند کرکے) اُلٹے ہاتھ سے ناک صاف کرلیجئے اور چھوٹی اُنگلی ناک کے سُوراخوں میں ڈالئے۔ تین بار سارا چہرہ اِس طرح دھوئیے کہ جہاں سے عادتاً سَر کے بال اُگنا شُروع ہوتے ہیں وہاں سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔ اگر داڑھی ہے اور اِحرام باندھے ہوئے نہیں ہے تو (نل بند کرنے کے بعد) اِس طرح خِلال کیجئے کہ اُنگلیوں کی طرف سے داخِل کرکے سامنے کی طرف نکالئے۔ پھر پہلے سیدھا ہاتھ اُنگلیوں کے سِرے سے دھونا شروع کرکے کہنیوں سمیت تین بار دھوئیے۔ اِسی طرح پھر اُلٹا ہاتھ دھولیجئے۔ دونوں ہاتھ آدھے بازو تک دھونا مستحب ہے۔ اکثر لوگ چُلّو میں پانی لیکر پہنچے سے تین بار چھوڑ دیتے ہیں کہ کُہنی تک بہتا چلا جاتا ہے اس طرح کرنے سے کُہنی اور کلائی کی کروٹوں پر پانی نہ پہنچنے کا اندیشہ ہے لہٰذا بیان کردہ طریقے پر ہاتھ دھوئیے۔ اب چُلّو بھر کر کُہنی تک پانی بہانے کی حاجت نہیں بلکہ (بغیر اجازتِ صحیحہ ایسا کرنا) یہ پانی کا اِسراف ہے۔ اب (نل بند کرکے) سَر کا مَسح اِس طرح کیجئے کہ دونوں انگوٹھوں اور کلمے کی اُنگلیوں کو چھوڑ کر دونوں ہاتھ کی تین تین اُنگلیوں کے سِرے ایک دوسرے سے مِلا لیجئے اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر کھینچتے ہوئے گُدّی تک اِس طرح لے جائیے کہ ہتھیلیاں سَر سے جُدا رہیں، پھر گُدّی سے ہتھیلیاں کھینچتے ہوئے پیشانی تک لے آئیے، کلمے کی اُنگلیاں اور انگوٹھے اِس دَوران سَر پر بالکل مَس نہیں ہونے چاہئیں، پھر کلمے کی اُنگلیوں سے کانوں کی اندرونی سَطح کا اور انگوٹھوں سے کانوں کی باہَری سَطح کا مَسح کیجئے اور چھنگلیاں (یعنی چھوٹی اُنگلیاں) کانوں کے سُوراخوں میں داخِل کیجئے اور اُنگلیوں کی پُشت

سے گردن کے پچھلے حصّے کا مسح کیجئے، بعض لوگ گلے کا اور دُھلے ہوئے ہاتھوں کی کُہنیوں اور کلائیوں کا مسح کرتے ہیں یہ سنّت نہیں ہے۔ سر کا مسح کرنے سے قبل ٹونٹی اچھی طرح بند کرنے کی عادت بنالیجئے بلا وجہ نل کُھلا چھوڑ دینا یا اَدھورا بند کرنا کہ پانی ٹپکتا رہے گُناہ ہے۔ اب پہلے سیدھا پھر اُلٹا پاؤں ہر بار اُنگلیوں سے شُروع کر کے ٹخنوں کے اوپر تک بلکہ مستحب ہے کہ آدھی پنڈلی تک تین تین بار دھولیجئے۔ دونوں پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال کرنا سنّت ہے۔ (خِلال کے دَوران نل بند رکھئے) اِس کا مُستحب طریقہ یہ ہے کہ اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا سے سیدھے پاؤں کی چھنگلیا کا خِلال شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کیجئے اور اُلٹے ہی ہاتھ کی چھنگلیاں سے اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیا پر ختم کر لیجئے۔ (عامۂ کُتُب)

حُجَّةُ الْاِسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ”ہر عُضو دھوتے وَقت یہ اُمّید کرتا رہے کہ میرے اِس عضو کے گناہ نکل رہے ہیں۔ (ملخصا احیاء العلوم مترجم ج ۱ ص ۳۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وُضو کے بعد یہ دُعا بھی پڑھ لیجئے (اوّل وآخِر دُرود شریف)

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ (جامِع ترمذی، ج ۱، ص ۹)

ترجمہ : اے اللہ عزوجل مجھے کثرت سے توبہ کرنے والوں میں بنادے اور مجھے پاکیزہ رہنے والوں میں شامل کردے۔

جنّت کے آٹھوں دروازے کُھل جاتے ہیں

حدیثِ پاک میں ہے، ”جس نے اچھی طرح وُضو کیا اور پھر آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی اور کلِمۂ شہادت پڑھا اُس کے لئے جنّت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے اندر داخل ہو۔ (ملخص از صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۲۲)

وُضو کے بعد سورۂ قدر پڑھنے کے فضائل

حدیثِ مبارَکہ میں ہے، ”جو وُضو کے بعد ایک مرتبہ سورۂ قدر پڑھے تو وہ صِدّیقین میں سے ہے اور جو دو مرتبہ پڑھے تو شُہداء میں شمار کیا جائے اور جو تین مرتبہ پڑھے گا تو اللہ عزوجل میدانِ محشر میں اسے اپنے انبیاء کے ساتھ رکھے گا۔

(کنزالعُمّال ج ۹ ص ۱۳۲ حدیث ۲۶۰۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

نظر کبھی کمزور نہ ہو

جو وُضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ پڑھ لیا کرے اِن شاءَاللہ عزوجل اُس کی نظر کبھی کمزور نہ ہوگی۔

(مسائلُ القرآن، ص ۲۹۱)

لفظ "ﷲ" کے چار حُروف کی نسبت سے وُضو کے چار فرض

(۱) چہرہ دھونا (۲) کُہنیوں سَمیت دونوں ہاتھ دھونا (۳) چوتھائی سر کا مَسح کرنا (۴) ٹَخنوں سَمیت دونوں پاؤں دھونا

(فتاویٰ عالمگیری، ج ۱ ص ۴)

دھونے کی تعریف

کسی عُضو (عُـضْـ.وْ) کے دھونے کے یہ معنیٰ ہیں کہ اس عُضو کے ہر حصّہ پر کم از کم دو قطرے پانی بہ جائے صِرف بھیگ جانے یا پانی کو تیل کی طرح چُپڑ لینے یا ایک قطرہ بہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اس طرح وضو یا غُسل ادا ہوگا۔

(مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی ص ۵۷ فتاویٰ رَضویہ ج ۱ ص ۲۱۸ رضا فاؤنڈیشن)

"یاالٰہَ الْعٰلَمِین" کے بارہ حُروف کی نسبت سے وُضو کی بارہ سنّتیں

وُضو کا طریقہ (حنفی) میں بعض سنّتوں اور مُستحبات کا بیان ہو چکا ہے اس کی مزید وَضاحت مُلاحظہ فرمایئے۔

(۱) نیّت کرنا (۲) بِسْمِ اللہ پڑھنا۔ اگر وُضو سے قبل بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہ کہہ لیں تو جب تک باوُضو رہیں گے فِرِشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔) (مجمع الزوائد ج ۱ ص ۵۱۳ حدیث ۱۱۱۲ دارالفکر بیروت) (۳) دونوں ہاتھ پُہنچوں تک تین بار دھونا (۴) تین بار مسواک کرنا (۵) تین چُلّو سے تین بار کُلّی کرنا (۶) روزہ نہ ہو تو غَرغَرہ کرنا (۷) تین چُلّو سے تین بار ناک میں پانی چڑھانا (۸) داڑھی ہو تو اُس کا خِلال کرنا (۹) ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال کرنا (۱۰) پورے سر کا ایک ہی بار مَسح کرنا (۱۱) کانوں کا مَسح کرنا (۱۲) فرائض میں ترتیب قائم رکھنا (یعنی فرض اعضاء میں پہلے مُنہ پھر ہاتھ کُہنیوں سَمیت دھونا، پھر سَر کا مسح کرنا اور پھر پاؤں دھونا) اور پے در پے وُضو کرنا یعنی ایک عُضو سُوکھنے نہ پائے کہ دوسرا عُضو دھو لینا۔

(الدرالمختار معہ ردُّ المحتار، ج ۱ ص ۲۳۵ فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۹)

"اے شَہَنْشاہِ مدینہ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام" کے چھبّیس حُروف کی نسبت سے وُضو کے 26 مُستحبات

(۱) قبلہ رُو اُونچی جگہ بیٹھنا (۲) پانی بہاتے وَقت اَعضاء پر ہاتھ پھیر لینا (۳) اطمینان سے وُضو کرنا (۴) اَعضائے وُضو پر پہلے پانی چُپڑ لینا خصوصاً سردیوں میں (۵) وضو کرنے میں بغیر ضَرورت کسی سے مدد نہ لینا (۶) سیدھے ہاتھ سے کُلّی کرنا (۷) سیدھے ہاتھ سے ناک میں پانی چڑھانا (۸) اُلٹے ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۹) اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا ناک میں ڈالنا (۱۰) اُنگلیوں کی پُشت سے گردن کی پُشت کا مَسح کرنا (۱۱) کانوں کا مسح کرتے وقت بھیگی ہوئی چھنگلیا کانوں کے سُوراخوں میں داخل کرنا (۱۲) انگوٹھی کو حَرکت دینا جب کہ ڈھیلی ہو اور یہ یقین ہو کہ اُس کے نیچے پانی بہ گیا ہے اگر سخت ہو تو حَرکت

دیکر انگوٹھی کے نیچے پانی بہانا فرض ہے۔ (خُلاصۃ الفتاوٰی، ج ۱ ص ۲۳) (۱۳) معذورِ شرعی (اس کے تفصیلی احکام اِسی رسالے میں مُلاحظہ فرمالیجئے۔) نہ ہو تو نماز کا وَقت شروع ہونے سے پہلے ہی وُضو کر لینا (۱۴) جو کامل طور پر وُضو کرتا ہے یعنی جس کی کوئی جگہ پانی بہنے سے نہ رہ جاتی ہو اُس کا کُووَں (یعنی ناک کی طرف آنکھوں کے کونے)، ٹخنوں، ایڑیوں، تلووں، کونچوں (ایڑیوں کے اوپر موٹے پٹھے)، گھائیوں (اُنگلیوں کے درمیانی والی جگہ)، اور کُہنیوں کا خُصوصیّت کے ساتھ خیال رکھنا اور بے خیالی کرنے والوں کیلئے تو فرض ہے کہ اِن جگہوں کا خاص خیال رکھیں کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ یہ جگہیں خشک رہ جاتی ہیں اور یہ بے خیالی ہی کا نتیجہ ہے ایسی بے خیالی حرام ہے اور خیال رکھنا فرض۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۲، ص ۱۹ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

(۱۵) وُضو کا لوٹا اُلٹی طرف رکھئے اگر طشت یا پتیلی وغیرہ سے وُضو کریں تو سیدھی جانب رکھئے (۱۶) چہرہ دھوتے وقت پیشانی پر اس طرح پھیلا کر پانی ڈالنا کہ اُوپر کا کچھ حصّہ بھی دُھل جائے (۱۷) چہرے اور ہاتھ پاؤں کی روشنی وَسیع کرنا یعنی جتنی جگہ پانی بہانا فرض ہے اُس کے اطراف میں کچھ بڑھانا مَثَلاً ہاتھ کُہنی سے اُوپر آدھے بازُو تک اور پاؤں ٹخنوں سے اوپر آدھی پنڈلی تک دھونا (۱۸) دونوں ہاتھوں سے مُنہ دھونا (۱۹) ہاتھ پاؤں دھونے میں اُنگلیوں سے شُروع کرنا (۲۰) ہر عُضو دھونے کے بعد اُس پر ہاتھ پھیر کر بوندیں ٹپکا دینا تا کہ بدن یا کپڑے پر نہ ٹپکیں خصوصاً جبکہ مسجد میں جانا ہو کہ فرشِ مسجد پر وُضو کے پانی کے قطرے گرانا مکروہِ تحریمی ہے۔ (خُلاصۃ از البحر الرائق ج ۲ ص ۵۳۰، بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۲۰ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

(۲۱) ہر عُضو کے دھوتے وقت، مَسح کرتے وقت نیتِ وُضو کا حاضر رہنا (۲۲) ابتِداء میں بسم اللہ کے ساتھ دُرود شریف اور کلِمہ شہادت پڑھ لینا (۲۳) اَعضائے وُضو بلاضرورت نہ پونچھیں اگر پونچھنا ہو تب بھی بلاضرورت بالکل خشک نہ کریں کچھ تری باقی رکھیں کہ بروزِ قیامت نیکیوں کے پلّے میں رکھی جائے گی (۲۴) وُضو کے بعد ہاتھ نہ جھٹکیں کہ شیطان کا پنکھا ہے۔ (کنزُ العُمّال ج ۹ ص ۱۳۶ حدیث ۲۶۱۳۳ بیروت) (۲۵) بعدِ وُضو میانی (یعنی پاجامہ کا وہ حصّہ جو پیشاب گاہ کے قریب ہوتا ہے) پر پانی چھڑکنا (کنزُ العمال ج ۹ ص ۱۳۲ حدیث ۲۶۱۰۱ بیروت) (پانی چھڑکتے وقت میانی کو کُرتے کے دامن میں چھپائے رکھنا مناسب ہے نیز وُضو کرتے وَقت بھی بلکہ ہر وقت میانی کو کُرتے کے دامن یا چادر وغیرہ کے ذَرِیعہ چھپائے رکھنا حیا کے قریب ہے۔)

(۲۶) اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رَکعت نَفل ادا کرنا جسے ''تَحِیَّةُ الوُضو'' کہتے ہیں۔

''با وُضو رہنا ثواب ہے'' کے پندرہ حروف کی نسبت سے وُضو کے پندرہ مکروہات

(۱) وُضو کے لیے ناپاک جگہ پر بیٹھنا (۲) ناپاک جگہ وُضو کا پانی گرانا (۳) اَعضائے وُضو سے لوٹے وغیرہ سے قطرے ٹپکانا (مُنہ دھوتے وقت پانی سے بھرے ہوئے چُلّو میں عُموماً چہرے سے پانی کے قطرے گرتے ہیں اس کا خیال رکھئے) (۴) قبلہ کی طرف

تھوک یا بلغم ڈالنا یا کلّی کرنا (۵) زِیادہ پانی خرچ کرنا (حضرتِ صدرُ الشریعہ مولیٰنا امجدعلی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہارِ شریعت حصّہ دُوُم صفحہ نمبر ۲۳ مدینۃ المرشِد بریلی شریف میں فرماتے ہیں، ناک میں پانی ڈالتے وقت آدھا چُلّو کافی ہے تو اب پورا چُلّو لینا اِسراف ہے۔) (۶) اتنا کم پانی خرچ کرنا کہ سنّت ادا نہ ہو (بہرحال ٹونٹی نہ اتنی زیادہ کھولیں کہ پانی حاجت سے زِیادہ گرے نہ اِتنی کم کھولیں کہ سُنّت بھی ادا نہ ہو بلکہ مُتَوَسِّط ہو۔) (۷) مُنہ پر پانی مارنا (۸) مُنہ پر پانی ڈالتے وقت پھُونکنا (۹) ایک ہاتھ سے مُنہ دھونا کہ رَوافِض اور ہندوؤں کا شِعار ہے (۱۰) گلے کا مَسح کرنا (۱۱) اُلٹے ہاتھ سے کُلّی کرنا یا ناک میں پانی چڑھانا (۱۲) سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۱۳) تین جدید پانیوں سے تین بار سر کا مَسح کرنا (۱۴) دھوپ کے گرم پانی سے وُضو کرنا (۱۵) ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا اور اگر کچھ سُوکھا رہ گیا تو وُضو ہی نہ ہوگا۔ وُضو کی ہر سنّت کا ترک مکروہ ہے اسی طرح ہر مکروہ کا ترک سنّت۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۲۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

مُستَعمل پانی کا اَہَم مسئلہ

اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا اُنگلی کا پَورا یا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وُضو میں دھویا جاتا ہو جان بوجھ کر بھول کر دَہ دَردَہ (یعنی سو ہاتھ / پچیس گز / دوسو پچیس فُٹ (فتاویٰ مُصطفویہ ص ۱۳۹ شبیر برادرز لاہور)) سے کم پانی (مثلاً پانی سے بھری ہوئی بالٹی یا لوٹے وغیرہ) میں پڑ جائے تو پانی مُستعمل (یعنی استعمال شدہ) ہو گیا اور اب وُضو اور غُسل کے لائق نہ رہا۔ اِسی طرح جس پر غُسل فرض ہو اُس کے جسم کا کوئی بے دُھلا ہوا حصّہ پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وُضو اور غُسل کے کام کا نہ رہا۔ ہاں اگر دُھلا ہاتھ یا دُھلے ہوئے بدن کا کوئی حصّہ پڑ جائے تو حَرَج نہیں۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۳۸)

(مستعمل پانی اور وُضو و غُسل کے تفصیلی احکام سیکھنے کیلئے بہارِ شریعت حصّہ ۲ کا مطالعہ فرمایئے۔)

پان کھانے والے مُتَوَجِّہ ہوں

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، ولیِ نعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دِین و ملّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و بَرَکت، حضرتِ علامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرحمن فرماتے ہیں، پانوں کے کثرت کے عادی خُصوصاً جبکہ دانتوں میں فضا (گیپ) ہو تجربہ سے جانتے ہیں چھالیہ کے باریک رَیزے اور پان کے بَہُت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اِس طرح مُنہ کے اَطراف و اَکناف میں جاگیر ہوتے ہیں (یعنی مُنہ کے کونوں اور دانتوں کے کھانچوں میں گُھس جاتے ہیں) کہ تین بلکہ کبھی دَس بارہ کُلّیاں بھی اُن کے تَصفِیہ تام (یعنی مکمل صفائی) کو کافی نہیں ہوتی، نہ خِلال اُنہیں نکال سکتا ہے نہ مِسواک، سِوا کُلّیوں کے کہ پانی مَنافِذ (یعنی سُوراخوں) میں داخل ہوتا اور جُنبشیں دیتے

(یعنی ہلانے) سے جمے ہوئے باریک ذرّوں کو بتدریج چھڑوا اکھڑوا کرلاتا ہے، اِس کی بھی کوئی تحدید (حد بندی) نہیں ہوسکتی اور یہ کامِل تصفیہ (یعنی مکمّل صفائی) بھی بہت مُؤکّدہ (یعنی اس کی سخت تاکید) ہے مُتعدّد احادیث میں اِرشاد ہوا کہ جب بندہ نَماز کو کھڑا ہوتا ہے، فِرِشتہ اُس کا مُنہ پر اپنا مُنہ رکھتا ہے یہ جو پڑھتا ہے اِس کے مُنہ سے نکل کر فِرِشتے کے منہ میں جاتا ہے اُس وقت اگر کھانے کی کوئی شے اُس کے دانتوں میں ہوتی ہے ملائکہ کو اُس سے ایسی سخت ایذا ہوتی ہے کہ اور شے سے نہیں ہوتی۔ حضورِ اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی رات کو نَماز کیلئے کھڑا ہو تو چاہئے کہ مِسواک کرلے کیونکہ جب وہ اپنی نَماز میں قِراءَت (قِرا۔ءَت) کرتا ہے تو فِرِشتہ اپنا مُنہ اس کے مُنہ پر رکھ لیتا ہے اور جو چیز اس کے مُنہ سے نکلتی ہے وہ فِرِشتہ کے منہ میں داخل ہوجاتی ہے۔ (کنزُالعمال ج ۹ ص ۳۱۹) اور طَبَرانی نے کبیر میں حضرتِ سیّدُنا ابو ایُّوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ دونوں فِرِشتوں پر اس سے زیادہ کوئی چیز گِراں نہیں کہ وہ اپنے ساتھی کو نَماز پڑھتا دیکھیں اور اس کے دانتوں میں کھانے کے رَیزے پھنسے ہوں۔

(مُعجم الکبیر ج ۴ ص ۱۷۷، فتاویٰ رَضَویہ ج اوّل ص ۶۲۴ تا ۶۲۵ رضا فاؤنڈیشن مرکزالاولیاء لاہور)

تصوُّف کا عظیم مَدَنی نسخہ

حُجّۃُ الاِسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، "وُضو سے فراغت کے بعد جب آپ نَماز کی طرف مُتوجّہ ہوں اُس وَقت یہ تصوُّر کیجئے کہ جن ظاہِری اَعضاء پر لوگوں کی نظر پڑتی ہے وہ تو بظاہر طاہر (یعنی پاک) ہوچکے مگر دِل کو پاک کئے بغیر بارگاہِ الٰہی عزوجل میں مُناجات کرنا حیا کے خِلاف ہے کیوں کہ اللہ عزوجل دِلوں کو بھی دیکھنے والا ہے۔ مزید فرماتے ہیں، ظاہِری وُضو کرلینے والے کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ دِل کی طہارت (یعنی صفائی) توبہ کرنے اور گناہوں کو چھوڑنے اور عمدہ اَخلاق اپنانے سے ہوتی ہے۔ جو شخص دِل کو گناہوں کی آلودگی سے پاک نہیں کرتا فقط ظاہِری طہارت (یعنی صفائی) اور زَیب وزینت پر اِکتِفاء کرتا ہے اُس کی مثال اُس شخص کی سی ہے جو بادشاہ کو مدعو کرتا ہے اور اپنے گھر بار کو باہَر سے خوب چمکاتا ہے اور رنگ و روغن کرتا ہے مگر مکان کے اندرونی حصّے کی صفائی پر کوئی توجّہ نہیں دیتا۔ چُنانچہ جب بادشاہ اُس کے مکان کے اندر آکر گندگیاں دیکھے گا تو ناراض ہوگا یا راضی، یہ ہر ذی شُعور خود سمجھ سکتا ہے۔

(مُلخص از احیاء العلوم جلد اوّل صفحہ ۱۸۵ مطبوعہ دارصادر بیروت)

"صَبْر کَر" کے پانچ حروف کی نسبت سے زخم وغیرہ سے خون نکلنے کے پانچ اَحکام

(۱) خون، پیپ یا زَرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اس کے بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس جگہ کا وُضو یا غُسل میں دھونا فرض ہے تو وُضو جاتا رہا۔ (الدرالمختار معه ردالمحتار ج ۱ ص ۲۸۶)

(۲) خون اگر چمکا، یا اُبھرا اور بہا نہیں جیسے سُوئی کی نوک یا چاقو کا کَنارہ لگ جاتا ہے اور خون اُبھر یا چمک جاتا ہے یا خِلال کیا، یا مِسواک کی اُنگلی سے دانت مانجھے یا دانت سے کوئی چیز مَثَلاً سیب وغیرہ کاٹا اس پر خون کا اثر ظاہر ہوا یا ناک میں اُنگلی ڈالی اِس پر خون کی سُرخی آگئی مگر وہ خون بہنے کے قابل نہ تھا وُضو نہیں ٹوٹا۔ (ملخص از فتاویٰ رضویه ج ۱ ص ۲۸۰ رضا فاؤنڈیشن لاهور)

(۳) اگر بہا مگر بہ کر ایسی جگہ نہیں آیا جس کا غُسل یا وُضو میں دھونا فرض ہو مَثَلاً آنکھ میں دانہ تھا اور ٹوٹ کر اندر ہی پھیل گیا باہَر نہیں نکلا یا پیپ یا خون کان کے سُوراخوں کے اندر ہی رہا، باہَر نہ نکلا تو ان صورَتوں میں وُضو نہ ٹوٹا۔

(ملخص از فتاویٰ رضویه ج ۱ ص ۲۸۰ رضا فاؤنڈیشن لاهور)

(۴) زخم بے شک بڑا ہے رُطُوبت چمک رہی ہے جب تک بہے گی نہیں وُضو نہیں ٹوٹے گا۔ (ایضاً)

(۵) زخم کا خون بار بار پُونچھتے رہے کہ بہنے کی نَوبت نہ آئی تو غور کر لیجئے کہ اگر اتنا خون پُونچھ لیا ہے کہ اگر نہ پُونچھتے تو بہ جاتا تو وُضو ٹوٹ گیا نہیں تو نہیں۔ (ایضاً)

انجکشن لگانے سے وُضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

(۱) گوشت میں انجکشن لگانے میں صِرف اِسی صورت میں وُضو ٹوٹے گا جب کہ بہنے کی مقدار میں خون نکلے۔

(۲) جب کہ نَس کا انجکشن لگا کر پہلے اوپر کی طرف خون کھینچتے ہیں جو کہ بہنے کی مقدار میں ہوتا ہے لہٰذا وُضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(۳) اِسی طرح گلوکوز وغیرہ کی ڈرِپ نَس میں لگوانے سے وُضو ٹوٹ جائے گا کیونکہ بہنے کی مِقدار میں خون نکل کر نلکی میں آجاتا ہے۔ ہاں اگر بالفرض بہنے کی مقدار میں خون نلکی میں نہ آئے تو وُضو نہیں ٹوٹے گا۔

(۴) سِرِنج کے ذَرِیعے ٹیسٹ کرنے کے لئے خون نکالنے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ یہ بہنے کی مقدار میں ہوتا ہے اسی لئے یہ خون پیشاب کی طرح ناپاک بھی ہوتا ہے اِس خون سے بھری ہوئی شیشی جیب میں رکھ کر نماز نہ پڑھے۔

دُکھتی آنکھ کے آنسو

(۱) آنکھ کی بیماری کے سبب جو آنسو بہا وہ ناپاک ہے اور وُضو بھی توڑ دے گا۔ (الدرالمختار معہ ردالمحتار ج ۱ ص ۵۵۴)
افسوس اکثر لوگ اِس مسئلہ (مَس۔ ءَ۔ لَہ) سے ناواقِف ہوتے ہیں اور دُکھتی آنکھ سے بوجہ مرض بہنے والے آنسو کو اور آنسوؤں کی مانند سمجھ کر آستین یا کُرتے کے دامن وغیرہ سے پُونچھ کر کپڑے ناپاک کر ڈالتے ہیں۔ (۲) نابینا کی آنکھ سے جو رُطوبت بوجہ مرض نکلتی ہے وہ ناپاک ہے اور اس سے وُضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ (الدرالمختار معہ ردالمحتار ج ۱ ص ۵۵۴)
(۳) جو رُطوبت انسانی بدن سے نکلے اور وُضو نہ توڑے وہ ناپاک نہیں۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۱ ص ۲۸۰)
مثلاً خون یا پیپ بہ کر نہ نکلے یا تھوڑی قے کہ مُنہ بھر نہ ہو پاک ہے۔

چھالا اور پُھڑیا

(۱) چھالا نوچ ڈالا اگر اس کا پانی بہ گیا تو وُضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔ (فتح القدیر ج ۱ ص ۳۴)
(۲) پُھڑیا بالکل اچھی ہوگئی اس کی مُردہ کھال باقی ہے جس میں اوپر مُنہ اور اندر خَلا ہے اگر اس میں پانی بھر گیا اور دبا کر نکالا تو نہ وُضو جائے نہ وہ پانی ناپاک ہے۔ (خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۱۷) ہاں اگر اُس کے اندر کچھ تری خون وغیرہ کی باقی ہے تو وُضو بھی جاتا رہے گا اور وہ پانی بھی ناپاک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۱ ص ۳۵۶ رضا فاؤنڈیشن)
(۳) خارِش یا پُھڑیوں میں اگر بہنے والی رُطوبت نہ ہو صرف چپک ہو اور کپڑا اس سے بار بار چھو کر چاہے کتنا ہی سَن جائے پاک ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۱ ص ۲۸۰)
(۴) ناک صاف کی اس میں جَما ہوا خون نکلا وُضو نہ ٹوٹا، اَنسب (یعنی زِیادہ مناسِب) یہ ہے کہ وُضو کرے۔ (ایضاً ص ۲۸۱)

قے سے کب وُضو ٹوٹتا ہے

مُنہ بھر قے کھانے، پانی یا صَفرا (یعنی پیلے رنگ کا کڑوا پانی) کی وُضو توڑ دیتی ہے۔ جو قے تکلُّف کے بِغیر نہ روکی جاسکے اسے مُنہ بھر کہتے ہیں۔ منہ بھر قے پیشاب کی طرح ناپاک ہوتی ہے اس کے چھینٹوں سے اپنے کپڑے اور بدن کو بچانا ضروری ہے۔ (الدالمختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۲۸۹)

ہنسنے کے احکام

(۱) رُکوع و سُجود والی نَماز میں بالِغ نے قہقہہ لگا دیا یعنی اتنی آواز سے ہنسا کہ آس پاس والوں نے سنا تو وُضو بھی گیا اور نَماز بھی گئی، اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ صِرف خود سنا تو نَماز گئی وُضو باقی ہے، مُسکرانے سے نہ نَماز جائے گی نہ وُضو۔

(مراقي الفلاح معه حاشية الطحطاوی ص ۹۱)

(۲) بالِغ نے نمازِ جنازہ میں قہقہہ لگایا تو نَماز ٹوٹ گئی وُضو باقی ہے۔ (ایضاً)

(۳) نَماز کے علاوہ قہقہہ لگانے سے وُضو نہیں جاتا مگر دوبارہ کر لینا مستحب ہے۔ (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوی ص ۸۳) ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی بھی قہقہہ نہیں لگایا لہٰذا ہمیں بھی کوشش کرنی چاہیے کہ یہ سنّت بھی زِندہ ہو اور ہم زور زور سے نہ ہنسیں۔

﴿ فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ﴾

اَلتَّبَسُّم مِنَ اللّٰہِ تعالیٰ وَ القَھْقَھَۃُ مِنَ الشَّیْطٰن یعنی مسکرانا اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اور قہقہہ شیطان کی طرف سے ہے۔

(المعجم الصغير للطبراني من اسمه محمد جز ۲، ص ۱۰۴ دار الكتب العلمية بيروت)

کیا سِتْر دیکھنے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے؟

عوام میں مشہور ہے کہ گھٹنا یا سِتر کھلنے یا اپنا یا پرایا سِتر دیکھنے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے یہ بالکل غَلَط ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۳۵۲ رضا فاؤنڈیشن) ہاں وُضو کے آداب سے ہے کہ ناف سے لے کر دونوں گھٹنوں سمیت سب سِتر چھپا ہو بلکہ اِستنجاء کے بعد فوراً ہی چھپا لینا چاہیے۔ (غنية المستملی، ص ۳۰) کہ بِغیر ضرورت سِتر کھلا رکھنا منع اور دوسروں کے سامنے سِتر کھولنا حرام ہے۔

غُسل کا وُضو کافی ہے

غُسل کے لیے جو وُضو کیا تھا وُہی کافی ہے خواہ بَرَہنہ (بَ۔رَ۔ہَ۔نہ) نہائیں۔ اب غُسل کے بعد دوبارہ وُضو کرنا ضروری نہیں بلکہ اگر وُضو نہ بھی کیا ہو تو غُسل کر لینے سے اَعضائے وُضو پر بھی پانی بہ جاتا ہے لہٰذا وُضو بھی ہو گیا، کپڑے تبدیل کرنے سے بھی وُضو نہیں جاتا۔

تھوک میں خون

(۱) مُنہ سے خون نکلا اگر تھوک پر غالِب ہے تو وُضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں، غلَبہ کی شَناخت یہ ہے کہ اگر تھوک کا رَنگ سُرخ ہوجائے تو خون غالِب سمجھا جائے گا اور وُضو ٹوٹ جائے گا یہ سُرخ تھوک ناپاک بھی ہے۔ اگر تھوک زَرد ہے تو خون پر تھوک غالِب مانا جائے گا لہٰذا نہ وُضو ٹوٹے گا نہ یہ زَرد تھوک ناپاک۔ (الدر المختار معہ رد المحتار، ج ۱، ص ۲۹۱)

(۲) منہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک سُرخ ہوگیا اور لوٹے یا گلاس سے مُنہ لگا کر کُلّی کے لئے پانی لیا تو لوٹا گلاس اور کُل پانی نَجِس ہوگیا لہٰذا ایسے وقع پر چُلّو میں پانی لے کر اِحتیاط سے کُلّی کیجئے اور یہ بھی احتیاط فرمایئے کہ چھینٹے اُڑ کر آپ کے کپڑوں وغیرہ پر نہ پڑیں۔

دودھ پیتے بچّے کا پیشاب اور قے

(۱) ایک دِن کے دُودھ پیتے بچّے کا پیشاب بھی اسی طرح ناپاک ہے جس طرح عام لوگوں کا۔ (الدر المختار معہ رد المحتار، ج ۱، ص ۵۷۴) (۲) دودھ پیتے بچے نے دودھ ڈال دیا اور وہ مُنہ بھر ہے تو (یہ پیشاب ہی کی طرح) ناپاک ہے ہاں اگر یہ دودھ مِعدہ تک نہیں پہنچا صِرف سینے تک پہنچ کر پلٹ آیا تو پاک ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۲۹ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

وُضو میں شک آنے کے پانچ اَحکام

(۱) اگر دَورانِ وُضو کسی عُضْو کے دھونے میں شک واقع ہو اور اگر یہ زِندگی کا پہلا واقِعہ ہے تو اس کو دھو لیجئے اور اگر اکثر شک پڑا کرتا ہے تو اس کی طرف توجُّہ نہ دیجئے۔ اگر اِسی طرح بعدِ وُضو بھی شک پڑے تو اِس کا کچھ خیال مت کیجئے۔

(الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۳۰۹)

(۲) آپ باوُضو تھے اب شک آنے لگا کہ پتا نہیں وُضو ہے یا نہیں، ایسی صورت میں آپ باوُضو ہیں کیونکہ صِرف شک سے وُضو نہیں ٹوٹتا۔ (الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۳۰۹)

(۳) وَسوَسے کی صورت میں اِحتیاطاً وُضو کرنا اِحتیاط نہیں اِتّباعِ شیطان ہے۔

(۴) یقیناً آپ اُس وَقْت تک باوُضو ہیں جب تک وُضو ٹوٹنے کا ایسا یقین نہ ہوجائے کہ قَسم کھا سکیں۔

(۵) یہ یاد رہے کہ کوئی عُضْو دھونے سے رَہ گیا ہے مگر یہ یاد نہیں کون سا عضو تھا تو بایاں (یعنی اُلٹا) پاؤں دھو لیجئے۔

(الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۳۰۹)

کُتّا چھُو جائے تو!

کُتّا جسم سے چھُو جانے سے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے چاہے کتّے کا جسم تَر ہو۔ (ماخوذ از فتاویٰ رَضویہ ج ۴ ص ۴۵۲ رضا فاؤنڈیشن لاہور) ہاں کُتّے کا لُعاب ناپاک ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۳۲۵)

سونے سے وُضو ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کا بیان

نیند سے وُضو ٹوٹنے کی دو شَرطیں ہیں:۔ (۱) دونوں سُرِین اچھّی طرح جمے ہوئے نہ ہوں۔ (۲) ایسی حالت پر سویا جو غافِل ہوکر سونے میں رُکاوٹ نہ ہو۔ جب دونوں شَرطیں جمع ہوں یعنی سُرِین بھی اچھی طرح جمے ہوئے نہ ہوں نیز ایسی حالت میں سویا ہو جو غافِل ہوکر سونے میں رُکاوٹ نہ ہو تو ایسی نیند وُضو کو توڑ دیتی ہے۔ اگر ایک شَرط پائی جائے اور دوسری نہ پائی جائے تو وُضو نہیں ٹوٹے گا۔

سونے کے وہ دَس انداز جن سے وُضو نہیں ٹوٹتا

(۱) اس طرح بیٹھنا کہ دونوں سُرِین زمین پر ہوں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلائے ہوں (کُرسی، ریل اور بَس کی سیٹ پر بیٹھنے کا بھی یِہی حکم ہے) (۲) اس طرح بیٹھنا کہ دونوں سُرِین زمین پر ہوں اور پنڈلیوں کو دونوں ہاتھوں کے حلقے میں لے لے خواہ ہاتھ زمین وغیرہ پر یا سر گھٹنوں پر رکھ لے (۳) چارزانُو یعنی پالتی (چوکڑی) مار کر بیٹھے خواہ زمین یا تخت یا چارپائی وغیرہ پر ہو (۴) دوزانُو سیدھا بیٹھا ہو (۵) گھوڑے یا خَچّر وغیرہ پر زِین رکھ کر سُوار ہو (۶) ننگی پیٹھ پر سوار ہو مگر جانور چڑھائی پر چڑھ رہا ہو یا راستہ ہَموار ہو (۷) تکیہ سے ٹیک لگا کر اس طرح بیٹھا ہو کہ سُرِین جمے ہوئے ہوں اگرچہ تکیہ ہٹانے سے یہ گر پڑے (۸) کھڑا ہو (۹) رُکوع کی حالت میں ہو (۱۰) سنّت کے مطابق جس طرح مَرد سجدہ کرتا ہے اس طرح سجدہ کرے کہ پیٹ رانوں اور بازو پہلوؤں سے جُدا ہوں۔

مذکورہ صورتیں نَماز میں واقع ہوں یا علاوہ نَماز، وُضو نہیں ٹوٹے گا اور نَماز بھی فاسِد نہ ہوگی اگرچہ قصداً سوئے، البتّہ جو رُکن بالکل سوتے ہوئے ادا کیا اس کا اِعادہ (یعنی دوبارہ ادا کرنا) ضروری ہے اور جاگتے ہوئے شروع کیا پھر نیند آگئی جو حصّہ جاگتے ادا کیا وہ ادا ہوگیا بقیّہ ادا کرنا ہوگا۔

سونے کے وہ دَس انداز جن سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے

(۱) اُکڑوں یعنی پاؤں کے تلووں کے بَل اِس طرح بیٹھا ہو کہ دونوں گھٹنے کھڑے رہیں (۲) چت یعنی پیٹھ کے بَل لیٹا ہو (۳) پَٹ یعنی پیٹ کے بَل لیٹا ہو (۴) دائیں یا بائیں کروٹ لیٹا ہو (۵) ایک کُہنی پر ٹیک لگا کر سو جائے (۶) بیٹھ کر اِس طرح سویا کہ ایک کروٹ جُھکا ہو جس کی وجہ سے ایک یا دونوں سُرین اُٹھے ہوئے ہوں (۷) ننگی پیٹھ پر سُوار ہو اور جانور کی پستی کی جانب اُتر رہا ہو (۸) پیٹ رانوں پر رکھ کر دوزانو اِس طرح بیٹھے سَویا کہ دونوں سُرین جَمے نہ رہیں (۹) چارزانُو یعنی چوکڑی مار کر اِس طرح بیٹھے کہ سر رانوں یا پنڈلیوں پر رکھا ہو (۱۰) جس طرح عورت سجدہ کرتی ہے اِس طرح سجدہ کے انداز پر سویا کہ پیٹ رانوں اور بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں یا کلائیاں بچھی ہوئی ہوں۔ مذکورہ صورتیں نَماز میں واقع ہوں یا نَماز کے علاوہ وُضو ٹوٹ جائے گا۔ پھر اگر ان صورتوں میں قصداً سویا تو نَماز فاسِد ہوگئی اور بِلا قصد سویا تو وُضو ٹوٹ جائے گا مگر نَماز باقی رہے۔ بعدِ وضو (مخصوص شرائط کے ساتھ) بقیہ نَماز اسی جگہ سے پڑھ سکتا ہے جہاں نیند آئی تھی۔ شرائط نہ معلوم ہوں تو نئے سرے سے پڑھ لے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رَضَویہ شریف تخریج شدہ ج ۱ ص ۳۶۵ ۔ ۲۲۵ رضا فاؤنڈیشن)

مساجِد کے وُضو خانے

مِسواک کرنے سے بعض اَوقات دانتوں میں خون آجاتا ہے اور تھوک بھی سُرخ ہونے کی وجہ سے ناپاک ہو جاتا ہے مگر افسوس کہ احتیاط نہیں کی جاتی۔ مساجد کے وُضو خانے بھی اکثر کم گہرے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے سُرخ تھوک والی کُلّی کے چھینٹے کپڑوں یا بدن پر پڑتے ہیں، نیز گھر کے حمّام کے سَخت فرش پر وضو کرتے وقت اِس سے بھی زِیادہ چھینٹے پڑتے ہیں۔

گھر میں وُضو خانہ بنوائیے

آج کل بَیسِن (ہاتھ دھونے کی کونڈی) پر کھڑے کھڑے وضو کرنے کا رَواج ہے جو کہ خِلافِ مُستَحَب ہے۔ افسوس! لوگ آسائشوں بھری بڑی بڑی کوٹھیاں تو بناتے ہیں مگر اِس میں وضو خانہ نہیں بنواتے! سُنّتوں کا دَرد رکھنے والے اسلامی بھائیوں کی خدمت میں مَدَنی اِلتجا ہے کہ ہو سکے تو اپنے مکان میں کم از کم ایک ٹُونٹی کا وُضو خانہ ضرور بنوایئے۔ اِس میں یہ احتیاط ضرور رکھئے کہ ٹونٹی کی دھار براہِ راست فرش پر گرنے کے بجائے ڈھلوان پر گرے ورنہ دانتوں میں خون وغیرہ آنے کی صورت میں وُہی چھینٹے اُڑنے کا مسئلہ رہے گا اگر آپ محتاط وضو خانہ بنوانا چاہتے ہیں تو اسی رسالہ کے پیچھے دیئے ہوئے نقشے سے رہنمائی حاصل کیجئے۔ ڈبلیوسی (W.C) میں پانی سے استنجاء کرنے کی صورت میں عُموماً دونوں پاؤں کے ٹخنوں کی طرف چھینٹے آتے ہیں لہٰذا فراغت کے بعد احتیاطاً پاؤں کے یہ حصّے دھولینے چاہئیں۔

وُضو خانہ بنوانے کا طریقہ

گھریلو وُضو خانہ کی کُل مَساحت یعنی لمبائی چوڑائی چالیس اِنچ، اُونچائی زمین سے سولہ اِنچ، اس کے اوپر مزید نو اِنچ اونچی نشست گاہ جس کا عرض ساڑھے دس اِنچ اور لمبائی ایک سرے سے دوسرے تک یعنی زینہ کی مانند، اِس نشست گاہ اور سامنے کی دیوار کا درمیانی فاصلہ چھبیس (26) اِنچ، آگے کی طرف اس طرح ڈھلوان (Slope) بنوایئے کہ نالی ساڑھے تین اِنچ سے زِیادہ نہ ہو، پاؤں رکھنے کی جگہ قدم کی لمبائی کی مقدار سے معمولی زِیادہ مثلاً کُل ساڑھے گیارہ اِنچ ہو، دونوں قدموں کے درمیانی حصّے میں مزید اندر کی طرف ساڑھے چار اِنچ کا کھانچہ ڈھلوان کی صورت میں زمین تک اِس طرح لے جایئے کہ نالی ساڑھے تین اِنچ سے بڑی نہ ہونے پائے۔ پوری ڈھلوان میں کہیں بھی اُبھار نہ رکھا جائے۔ L (ایل) ساخت کا مکسچر نل نالی کی زمین سے 32 اِنچ اُوپر ہو، اِس پانی کی دھار کھانچے والی ڈھلوان (Slope) پر پڑے گی اور آپ کے دانتوں کے خون وغیرہ نَجاست سے بچنا اِن شاءَ اللہ عزوجل آسان ہوجائے گا۔ معمولی ترمیم کرکے مساجد میں بھی اِسی ترکیب سے وُضو خانہ بنوایا جاسکتا ہے۔

"یا رسول اللہ" کے دس حروف کی نسبت سے وُضو خانے کے دَس مَدَنی پھُول

مدینہ ۱ ﴿ ممکن ہو تو اِسی رسالے کے آخر میں دیئے ہوئے وُضو خانہ کے نقشے سے رہنُمائی حاصل کرکے اپنے گھر میں وُضو خانہ بنوایئے۔

مدینہ ۲ ﴿ معمار کے دلائل سُنے بغیر دیئے ہوئے نقشے کے مطابق بنے ہوئے گھریلو وُضو خانے کے بالائی (یعنی پاؤں رکھنے والے) فرش کی ڈھلان (Slope) دو اِنچ رکھئے۔

مدینہ ۳ ﴿ اگر ایک سے زِیادہ نل لگوانے ہوں تو دو نلوں کے درمیان پچّیس اِنچ کا فاصلہ رکھئے۔

مدینہ ۴ ﴿ وُضو خانے کی ٹُونٹی میں حسبِ ضَرورت پلاسٹک کی نپل (Nipple) لگالیجئے۔

مدینہ ۵ ﴿ اگر پائپ دیوار کے باہر سے لگوائیں تو حسبِ ضرورت نشست گاہ ایک یا دو اِنچ مزید دُور کرلیجئے۔

مدینہ ۶ ﴿ بہتر یہ ہے کہ کچّا کام کرواکر ایک آدھ بار اس پر بیٹھ کر یا وُضو کرکے اچھی طرح دیکھ لینے کے بعد پُختہ کروایئے۔

مدینہ ۷ ﴿ وُضو خانے یا حمام وغیرہ کے فرش پر ٹائلز لگوانے ہوں تو کُھردرے (Slip Resistance Tiles) لگوایئے تاکہ پھسلنے کا خطرہ کم ہوجائے۔

مدینہ ۸ ﴾ بہتر یہی ہے کہ وُضو خانے پر چادر خانے دار ٹائلز (Check Tiles) لگوایئے تاکہ پھسلنے کا اِمکان ہی نہ رہے۔

مدینہ ۹ ﴾ اگر چار خانے دار ٹائلز نہ مل سکیں تو پاؤں رکھنے کی جگہ کا سِرا اور اس کے بعد والی ڈھلان کم از کم دو دو اِنچ پتھریلی اور خوب کھردری اور گول بنوایئے تاکہ ضرورتاً پاؤں رگڑ کر میل چھڑایا جاسکے۔

مدینہ ۱۰ ﴾ باورچی خانہ، غُسل خانہ، بیتُ الخلاء کا فرش، کُھلا صحن، چھت، مسجِد کا وُضو خانہ اور جہاں جہاں پانی بہانے کی ضرورت پڑتی ہے ان مقامات کے فرش کی ڈھلوان (Slop) معمار جو بتائے اُس سے بِلا جھجک ڈیڑھ گُنا (مثلاً وہ دو انچ کہے تو آپ تین اِنچ) رکھوایئے۔ معمار تو یہی کہے گا کہ آپ فِکرمت کیجئے ایک قطرہ بھی پانی نہیں رُکے گا اگر آپ اِس کی باتوں میں آگئے تو ہوسکتا ہے ڈھلوان برابر نہ بنے، لہٰذا اُس کی بات پر اعتماد نہیں کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کا فائدہ آپ خود ہی دیکھ لیں گے کیوں کہ مشاہدہ یہی ہے کہ اکثر فرش پر جگہ جگہ پانی کھڑا رہ جاتا ہے۔

جن کا وُضو نہ رَہتا ہو اُن کیلئے چھ اَحکام

مدینہ ۱ ﴾ قطرہ آنے، پیچھے سے رِیح خارِج ہونے، زَخم بہنے، دُکھتی آنکھ سے بوجہِ مرض آنسو بہنے، کان، ناک، پِستان سے پانی نکلنے، پھوڑے یا ناسُور سے رَطُوبت بہنے اور دَست آنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر کسی کو اِس طرح کا مرض مسلسل جاری رہے اور شروع سے آخر تک پورا ایک وَقت گزر گیا کہ وُضو کے ساتھ نمازِ فرض ادا نہ کرسکا وہ شرعاً معذور ہے۔ ایک وُضو سے اُس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے۔ اس کا وُضو اس مرض سے نہیں ٹوٹے گا۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۱۴۹)

مدینہ ۲ ﴾ فرض نماز کا وقت جاتے ہی مَعذور کا وُضو جاتا رہتا ہے اور یہ حکم اس صورت میں ہوگا جب معذور کا عُذر دَورانِ وُضو یا بعدِ وضو ظاہر ہوا گر ایسا نہ ہوا اور دوسرا کوئی حَدَث بھی لاحِق نہ ہو تو فرض نماز کا وقت جانے سے وُضو نہیں ٹوٹے گا۔ (ملخصا الدر المختار معہ رد المحتار ج ۱ ص ۵۵۲) فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وُضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عَصر کے وقت وُضو کیا تھا تو سورج غروب ہوتے ہی وُضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وُضو کیا تو جب تک ظُہر کا وقت ختم نہ ہو وُضو نہ جائے گا کہ ابھی تک کسی فرض نَماز کا وقت نہیں گیا۔ (الھدایۃ مع فتح القدیر ج ۱ ص ۱۶۰)

مدینہ ۳ ﴾ جب عُذر ثابت ہوگیا تو جب تک نَماز کے ایک پورے وقت میں ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے معذور ہی رہے گا مثلاً کسی کو سارا وقت قَطرہ آتا رہا اور اتنی مُہلت ہی نہ ملی کہ وُضو کرکے فرض ادا کرلے تو معذور ہوگیا۔ اب دوسرے اوقات میں اتنا موقع مل جاتا ہے کہ وُضو کرکے نماز پڑھ لے مگر ایک آدھ دفعہ قطرہ آجاتا ہے تو اب بھی معذور ہے۔ ہاں اگر پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ایک بار بھی قطرہ نہ آیا تو معذور نہ رہا۔ پھر جب کبھی پہلی حالت (یعنی سارا وقت مسلسل مرض ہو) تو پھر معذور ہوگیا۔

مدینہ ۴ معذور کا وضو اُس چیز نے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے ہاں اگر دوسری کوئی چیز وضو توڑنے والی پائی گئی تو وضو جاتا رہا، مثلاً جس کو ریح خارج ہونے کا مرض ہے قطرہ نکلنے سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا اور جس کو قطرہ کا مرض ہے اُس کا ریح خارج ہونے سے وضو جاتا رہے گا۔

مدینہ ۵ معذور نے کسی حَدَث (یعنی وضو توڑنے والے عمل) کے بعد وضو کیا اور وضو کرتے وقت وہ چیز نہیں ہے جس کے سبب معذور ہے پھر وضو کے بعد وہ عُذر والی چیز پائی گئی تو وضو ٹوٹ گیا۔ (یہ حکم اِس صورت میں ہوگا جب معذور نے اپنے عذر کے بجائے کسی دوسرے سبب کی وجہ سے وضو کیا ہو، اگر اپنے عذر کی وجہ سے وضو کیا تو بعدِ وضو عذر پائے جانے کی صورت میں وضو نہ ٹوٹے گا) مثلاً جس کو قطرہ آتا تھا اس کی ریح خارج ہوئی اور اُس نے وضو کیا اور وضو کرتے وقت قطرہ بند تھا اور وضو کرنے کے بعد قطرہ آیا تو وضو ٹوٹ گیا۔ہاں اگر وضو کے درمیان قطرہ جاری تھا تو نہ گیا۔ (الدر المختار معه رد المحتار ج ۱ ص ۵۵۶)

مدینہ ۶ معذور کو ایسا عُذر ہو کہ جس کے سبب کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درہم سے زیادہ ناپاک ہو گئے اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نَماز پڑھ لوں گا تو پاک کر کے نَماز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نَماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی ناپاک ہو جائے گا تو اب دھونا ضَروری نہیں۔اسی سے پڑھے اگرچہ مُصلّی بھی آلودہ ہو جائے تب بھی اس کی نَماز ہو جائے گی۔ (الدر المختار معه رد المحتار ج ۱ ص ۵۵۶ ، الفتاویٰ رضویه ج ۴ ص ۳۷۵ رضا فاؤنڈیشن لاهور)

(معذور کے وُضو کے تفصیلی مسائل بہارِ شریعت حصہ ۲ سے معلوم کریں)۔

سات مُتفرِّقات

(۱) پیشاب، پاخانہ، وَدی، مَذی، مَنی، کیڑا یا پتھری مرد یا عورت کے آگے یا پیچھے سے نکلیں تو وضو جاتا رہے گا۔ (الدر المختار معه رد المحتار ج ۱ ص ۲۸۶) (۲) مرد یا عورت کے پیچھے سے معمولی سی ہوا بھی خارج ہوئی تو وضو ٹوٹ گیا۔ (ایضاً) مرد یا عورت کے آگے سے ہوا خارج ہوئی وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (الدر المختار معه رد المحتار ج ۱ ص ۲۸۶) (۳) بے ہوش ہو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۲) (۴) بعض لوگ کہتے ہیں خنزیر کا نام لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یہ غَلَط ہے۔ (۵) دَورانِ وضو اگر ریح خارج ہو یا کسی سبب سے وضو ٹوٹ جائے تو نئے سرے سے وضو کر لیجئے پہلے دُھلے ہوئے اَعضاء بے دُھلے ہو گئے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویه ج ۱ ص ۲۵۵ رضا فاؤنڈیشن) (۶) قرآنِ پاک یا اس کی کسی آیت کو یا کسی بھی زَبان میں قرآنِ پاک کا ترجمہ ہو اس کو بے وُضو چھونا حرام ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۳۸) (۷) آیت کو بے چھوئے دیکھ کر یا زَبانی بے وضو پڑھنے میں حرج نہیں۔

یا ربِّ الْمُصطفےٰ عزَّوجلّ وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں اِسراف سے بچتے ہوئے شرعی وُضو کے ساتھ ہر وَقت باوُضو رہنا نصیب فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم

وُضو میں پانی کا اِسراف

آج کل اکثر لوگ وُضو میں تیز نل کھول کر بے تحاشہ پانی بہاتے ہیں حتّٰی کہ بعض تو وضو خانے پر آتے ہیں پہلے نل کھولتے ہیں اِس کے بعد آستین چڑھاتے ہیں اُتنی دیر تک معاذَ اللّٰہ عزَّوجلّ پانی ضائع ہوتا رہتا ہے، اِسی طرح مسح کے دَوران اکثریت نل کھلا چھوڑ دیتی ہے! ہم سب کو اللّٰہ عزَّوجلّ سے ڈر کر اِسراف سے بچنا چاہئے، قِیامت کے روز ذَرّہ ذَرّہ اور قطرہ قطرہ کا حساب ہوگا۔ اِسراف کی مَذَمّت میں چار احادیثِ مبارکہ سنئے اور خوفِ خداوندی عزَّوجلّ سے لرزیئے۔

(۱) جاری نَہر پر بھی اِسراف

اللّٰہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عزَّوجلّ وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا حضرتِ سیِّدُنا سعد رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ پر گزرے تو وہ وُضو کر رہے تھے۔ ارشاد فرمایا، یہ اِسراف کیسا؟ عَرض کی، کیا وُضو میں بھی اِسراف ہے؟ فرمایا، ''ہاں! اگرچہ تم جاری نَہر پر ہو۔'' (ابنِ ماجہ حدیث ۴۲۵، ج ۱ ص ۲۵۴ دارالمعرفۃ بیروت)

اعلیٰ حضرت رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں، حدیث نے نَہرِ جاری میں بھی اِسراف ثابت فرمایا اور اِسراف شَرع میں مذموم ہی ہوکر آیا ہے۔ آیۂ کریمہ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْن ترجمۂ کنزالایمان: بے شک بے جا خرچنے والے اسے پسند نہیں۔ (پ ۸، الانعام ۱۴۱) مُطلَق ہے تو یہ اِسراف بھی مذموم وممنوع ہی ہوگا بلکہ خود اِسراف فی الْوُضو میں صِیغۂ نَہی وارِد اور نَہی حقیقۃً مُفیدِ تَحریم۔ (یعنی وضو میں اِسراف کی نَہی (ممانعت) کا حکم آیا ہے اور حقیقت میں مُمانعت کا حکم حرام ہونے کو فائدہ دیتا ہے۔) (فتاویٰ رضویہ شریف تخریج شدہ، ج اوّل ص ۷۳۱)

مُفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان کی تفسیر

مُفسّرِ شہیر حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ المنّان اعلیٰ حضرت رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ کے فتوٰی میں پیش کردہ سُورۃُ الْاَنعام کی آیتِ کریمہ نمبر ۱۴۱ کے تحت بے جا خرچ (یعنی اِسراف) کی تفصیل بیان کرتے ہوئے رَقم طراز ہیں، ''ناجائز جگہ پر خرچ کرنا بھی بے جا خرچ ہے اور سارا مال خیرات کرکے بال بچّوں کو فقیر بنا دینا بھی بے جا خرچ ہے، ضَرورت سے زیادہ خرچ بھی بے جا خرچ

ہے اِسی لئے اَعْضائے وُضو کو (بلا اجازتِ شَرْعی) چار بار دھونا اِسراف مانا گیا ہے۔ (نورُ العرفان ، ص ۲۳۲)

(2) اِسراف نہ کر

حضرتِ سیِّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ العیوب عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا فرمایا، ''اِسراف نہ کر، اِسراف نہ کر۔'' (ابن ماجه ، حديث ۴۲۴، ج ۱ ص ۲۵۴ دارالمعرفه بيروت)

(3) اِسراف شیطانی کام ہے

حضرتِ سیِّدنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وُضو میں بہت سا پانی بہانے میں کچھ خیر (بھلائی) نہیں اور وہ کام شیطان کی طرف سے ہے۔ (كنزُ العمّال رقم الحديث ۲۶۲۵۵ ج ۹ ص ۱۴۴)

(۴) جنّت کا سفید محل مانگنا کیسا؟

حضرتِ سیِّدنا عبداللہ ابنِ مُغَفَّل رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے بیٹے کو اس طرح دُعا مانگتے سنا کہ الٰہی عزوجل! میں تجھ سے جنّت کا دَہنی طرف والا سفید محل مانگتا ہوں، تو فرمایا کہ اے میرے بچّے! اللہ عزوجل سے جنّت مانگو اور دوزخ سے اُس کی پناہ مانگو۔ میں نے رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اِس اُمّت میں وہ قوم ہوگی جو وُضو اور دُعا میں حد سے تجاوُز کیا کرے گی۔ (ابوداؤد حديث ۹۶ ج ۱ ص ۶۸ دارا احياء التراث العربي)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مفسّرِ شہیر حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں، ''دعا میں تجاوُز (یعنی حد سے بڑھنا) تو یہ ہے کہ ایسی بات کا تعیُّن کیا جائے جس کی ضرورت نہیں جیسے ان کے صاحبزادہ نے کیا۔ فِردوس (جو کہ سب سے اعلیٰ جنّت ہے اُس کا) مانگنا بہتر ہے کہ اِس میں شخصی تعیُّن نہیں نَوعی تقرُّر ہے اس کا حکم دیا گیا ہے وُضو میں حد سے بڑھنا دو طرح سے ہوسکتا ہے (تین بار دھونے کے بجائے) تعداد میں زِیادَتی اور عُضو کی حد میں زِیادتی جیسے پاؤں گھٹنے تک دھونا اور ہاتھ بغل تک کہ یہ دونوں باتیں ممنوع ہیں۔ (مراة ج اوّل ص ۲۳۹)

بُرا کیا ظلم کیا

ایک اَعرابی نے خدمتِ اقدس حضور سیّدِ عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضِر ہوکر وُضو کے بارے میں پوچھا، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنہیں وضو کرکے دِکھایا جس میں ہر عُضو تین تین بار دھویا پھر فرمایا، وُضو اِس طرح ہے، تو جو اِس سے زائد کرے یا کم کرے اُس نے بُرا کیا اور ظُلم کیا۔ (نسائی ج ۱ ص ۸۸ دارالجیل بیروت)

عملی طور پر وُضو سیکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! اِس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ سکھانے کیلئے خود عملی طور پر وُضو کرکے دوسرے کو دِکھانا سنّت سے ثابت ہے۔ مُبلِّغین کو چاہئے کہ اِس پر عمل کرتے ہوئے بِغیر اِسراف کے صِرْف حسبِ ضَرورت پانی بہا کر تین تین بار اَعضاء دھوکر وُضو کرکے اسلامی بھائیوں کو دِکھائیں۔ ہرگز بلا حاجتِ شَرْعی کوئی عُضو چار بار نہ دُھلے اِس کا خیال رکھا جائے، پھر جو بخوشی اپنی اِصلاح کروانا چاہے تو وہ بھی وُضو کرکے مُبلِّغ کو دِکھائے اور اپنی غَلَطیاں دُور کروائے۔ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کی صُحبت میں یہ مَدَنی کام اَحْسن طریقے پر ہوسکتا ہے۔ دُرُست وُضو کرنا ضَرور ضَرور ضَرور سیکھ لیجئے۔ صِرْف ایک آدھ بار وُضو کا طریقہ پڑھ لینے سے صحیح معنوں میں وُضو کرنا آجائے یہ بَہُت مشکل ہے، بار بار مَشْق کرنی ہوگی۔

مسجِد اور مَدْرَسے کے پانی کا اِسراف

مسجد و مدرسہ وغیرہ کے وُضوخانہ میں جو پانی ہوتا ہے وہ "وَقْف" کے حکم میں ہوتا ہے۔ اِس کے اور اپنے گھر کے پانی کے اَحکام میں فَرْق ہوتا ہے۔ جو لوگ مسجِد کے وُضوخانے پر بے دَردی کے ساتھ پانی بہاتے ہیں بلکہ وُضو میں بلا ضرورت فقط غفلت یا جہالت کے سبب تین سے زائد مرتبہ اَعْضاء دھوتے ہیں وہ اس مُبارَک فتویٰ پر خوب غور فرمالیں، خوفِ خدا عزوجل سے لرزیں اور آئندہ کیلئے توبہ کرلیں۔ چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، ولیِ نعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دِین و مِلّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بدعت، عالِمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحْمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرحمٰن فرماتے ہیں، "اگر وقف پانی سے وُضو کیا تو زِیادہ خرچ کرنا بالاتِّفاق حرام ہے کیوں کہ اِس میں زِیادہ خرچ کرنے کی اِجازت نہیں دی گئی اور مدارِس کا پانی اِسی قِسم کا ہوتا ہے جو کہ صِرْف ان ہی لوگوں کیلئے وَقْف ہوتا ہے جو شَرْعی وُضو کرتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ شریف تخریج شدہ ج اوّل ص ۶۵۸ رضا فاؤنڈیشن)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! جو اپنے آپ کو اِسراف سے نہیں بچاتا اُسے چاہئے کہ مملوکہ (یعنی اپنی ملکیت کے) مثلاً اپنے گھر کے پانی سے وُضو کرے معاذَاللہ عزّوجل اس کا یہ مطلب نہیں کہ ذاتی پانی کے اِسراف کی کُھلی چھوٹ ہے بلکہ گھر میں خوب مَشق کر کے شَرعی وُضو سیکھ لے تاکہ مسجد کے پانی کا اِسراف کر کے حرام کا مُرتکب نہ ہو۔

''احمد رضا'' کے سات حُروف کی نسبت سے اعلیٰ حضرت کی طرف سے اِسراف سے بچنے کی سات تدابیر

مدینہ ۱ بعض لوگ چُلّو لینے میں پانی ایسا ڈالتے ہیں کہ اُبل جاتا ہے حالانکہ جو گرا بیکار گیا اس سے اِحتیاط چاہئے۔

مدینہ ۲ ہر چلّو بھرا ہونا ضروری نہیں بلکہ جس کام کیلئے لیں اُس کا اندازہ رکھیں مثلاً ناک میں نَرم بانسے تک پانی چڑھانے کو پورا چلّو کیا ضرور نصف (یعنی آدھا) بھی کافی ہے بلکہ بھرا چلّو کُلّی کیلئے بھی درکار نہیں۔

مدینہ ۳ لوٹے کی ٹُونٹی مُتَوَسِّط چاہئے کہ نہ ایسی تنگ کہ پانی بدیر (یعنی دیر میں) دے نہ فَراخ (یعنی کُشادہ) کہ حاجت سے زِیادہ گرائے، اس کا فَرق یوں معلوم ہو سکتا ہے کہ کٹوروں میں پانی لے کر وضو کیجئے تو بہت خرچ ہوگا یُونہی فَراخ (یعنی کُشادہ ٹونٹی) سے بہانا زیادہ خرچ کا باعث ہے۔ اگر لوٹا ایسا (یعنی کشادہ ٹونٹی والا) ہو تو احتیاط کرے پُوری دھار نہ گرائے بلکہ باریک۔ (نل کھولنے میں بھی انہیں باتوں کا خیال رکھئے)

مدینہ ۴ اَعضاء دھونے سے پہلے اُن پر بھیگا ہاتھ پھیر لے کہ پانی جلد دَوڑتا ہے اور تھوڑا (پانی)، بہت (پانی) کا کام دیتا ہے خصوصاً موسمِ سرما (یعنی سردیوں) میں اس کی زِیادہ حاجت ہے کہ اَعضاء میں خشکی ہوتی ہے اور بہتی دھار بیچ میں جگہ خالی چھوڑ دیتی ہے جیسا کہ مُشاہدہ (یعنی دیکھی بھالی بات) ہے۔

مدینہ ۵ کلائیوں پر بال ہوں تو تَرشوا دیں کہ اُن کا ہونا پانی زِیادہ چاہتا ہے کہ اور مُونڈنے سے سَخت ہو جاتے ہیں اور تَراشنا مشین سے بہتر کہ خوب صاف کر دیتی ہے اور سب سے اَحسن وافضل نُورہ (ایک طرح کا بال صفا پاؤڈر) ہے کہ ان اَعضاء میں یہی سنّت سے ثابت۔ چنانچہ اُمُّ المؤمنین سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ عزّوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نُورہ کا استعمال فرماتے تو سترِ مقدّس پر اپنے دستِ مبارک سے لگاتے اور باقی بدنِ منوّر پر اَزواجِ مُطَہَّرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن لگا دیتیں۔ (ابنِ ماجہ، حدیث ۳۷۵۱، ج۴، ص ۲۲۵ دار المعرفۃ بیروت) اور ایسا نہ کریں تو دھونے سے پہلے پانی سے خوب بھگو لیں کہ سب بال بچھ جائیں ورنہ کھڑے بال کی جڑ میں پانی گزر گیا اور نوک سے نہ بہا تو وُضو نہ ہوگا۔

مدینہ ۶ دَست و پا (ہاتھ و پاؤں) پر اگر لوٹے سے دھار ڈالیں تو ناخنوں سے کہنیوں یا (پاؤں کے) گٹّوں کے اوپر تک عَلَی الْاِتِّصال (یعنی مسلسل) اُتاریں کہ ایک بار میں ہر جگہ پر ایک ہی بار گرے پانی جبکہ گر رہا ہے اور ہاتھ کی رَوانی (ہل جل) میں دیر ہوگی تو ایک جگہ پر مکرّر (یعنی باربار) گرے گا۔ (اور اس طرح اسراف کی صورت پیدا ہوگی)

مدینہ ۷ بعض لوگ یُوں ہی کرتے ہیں کہ ناخن سے کُہنی تک یا (پاؤں کے) گٹّے تک بہاتے لائے پھر دوبارہ سہ بارہ کیلئے جو ناخن کی طرف لے گئے تو ہاتھ نہ روکا بلکہ دھار جاری رکھی ایسا نہ کریں کہ تثلیث کے عِوض (یعنی تین بار کے عوض) پانچ بار ہو جائے گا بلکہ ہر بار کُہنی یا (پاؤں کے) گٹّے تک لا کر دھار روک لیں اور رُکا ہوا ہاتھ ناخنوں تک لے جا کر وہاں سے پھر اِجراء (پانی بہانا شروع) کریں کہ سنّت یہی ہے کہ ناخن سے کُہنیوں یا گٹّوں تک پانی بہے نہ اس کا عکس۔ (یعنی کہنی یا گٹّے سے ناخنوں کی طرف پانی بہاتے ہوئے لے جانا سنّت نہیں۔)

قولِ جامع یہ ھے کہ سلیقے سے کام لیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا خوب فرمایا، ''سلیقے سے اُٹھاؤ تو تھوڑا بھی کافی ہو جاتا ہے اور بد سلیقگی پر ہو تو بہت (سا) بھی کفایت نہیں کرتا۔ (از افادات: فتاویٰ رضویہ شریف تخریج شدہ ج اوّل ص ۷۶۵ تا ۷۷۰ رضا فاؤنڈیشن)

"یا ربِّ اِسراف سے بچا" کے چودہ حُروف کی نسبت سے

اِسراف سے بچنے کیلئے چودہ مَدَنی پھول

مدینہ ۱ ﴾ آج تک جتنا بھی ناجائز اِسراف کیا ہے، اُس سے توبہ کرکے آئندہ بچنے کی بھرپور کوشش شُروع کیجئے۔

مدینہ ۲ ﴾ غور و فکر کیجئے کہ ایسی صورت مُتَعَیَّن ہو جائے کہ وُضو اور غُسل بھی سنّت کے مطابق ہو اور پانی بھی کم سے کم خَرچ ہو۔ اپنے آپ کو ڈرائیے کہ قِیامت میں ایک ایک ذرّہ اور قطرہ قطرہ کا حساب ہونا ہے۔

مدینہ ۳ ﴾ وُضو کرتے وقت نل اِحتِیاط سے کھولئے، دَورانِ وضو ممکِنہ صورت میں ایک ہاتھ نل کے دستے پر رکھئے اور ضَرورت پوری ہونے پر بار بار نل بند کرتے رہئے۔

مدینہ ۴ ﴾ نل کے مقابلے میں لوٹے سے وُضو کرنے میں پانی کم خَرچ ہوتا ہے جس کیلئے ممکن ہو وہ لوٹے سے وُضو کرے، اگر نل کے بغیر گزارہ نہیں تو ممکِنہ صورت میں یہ بھی کیا جاسکتا ہے کہ جن جن اَعضاء میں آسانی ہو وہ لوٹے سے دھولے۔ نل سے وضو کرنا جائز ہے بس کسی طرح بھی اِسراف سے بچنے کی صورت نکالنی چاہئے۔

مدینہ ۵ ﴾ مِسواک، کُلّی، غَرغَرہ، ناک کی صَفائی، داڑھی اور ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال اور مَسح کرتے وَقت ایک بھی قطرہ نہ ٹپکتا ہو یوں اچھی طرح نل بند کرنے کی عادت بنائیے۔

مدینہ ۶ ﴾ بالخصوص سردیوں میں وُضو یا غُسل کرنے نیز برتن اور کپڑے وغیرہ دھونے کیلئے گرم پانی کے حُصول کی خاطر پائپ میں جمع شُدہ ٹھنڈا پانی یوں ہی بہا دینے کے بجائے کسی برتن میں پہلے نکال لینے کی ترکیب بنائیے۔

مدینہ ۷ ﴾ ہاتھ یا مُنہ دھونے کیلئے صابون کا جھاگ بنانے میں بھی پانی احتیاط سے خَرچ کیجئے۔ مثلاً ہاتھ دھونے کیلئے چلّو میں پانی کے تھوڑے قطرے ڈال کر صابون لیکر جھاگ بنایا جاسکتا ہے اگر پہلے سے صابون ہاتھ میں لیکر پانی ڈالیں گے تو پانی زیادہ خرچ ہوسکتا ہے۔

مدینہ ۸ ﴾ استعمال کے بعد ایسی صابون دانی میں صابون رکھئے جس میں پانی بالکل نہ ہو، جان بوجھ کر پان میں رکھ دینے سے صابون گُھل کر ضائع ہوگا۔ ہاتھ دھونے کے بیسن کے کناروں پر بھی صابون نہ رکھا جائے کہ پانی کی وجہ سے جلد گُھل جاتا ہے۔

مدینہ ۹ ﴾ پی چکنے کے بعد گلاس میں بچا ہوا نیز کھانا کھانے کے بعد جگ وغیرہ کا بقیہ پانی پھینکنے کے بجائے دوبارہ کولر وغیرہ میں ڈال دیجئے۔

مدینہ ۱۰ ﴾ پھل، کپڑے، برتن اور فرش بلکہ چائے کا کپ یا ایک چمچ بھی دھوتے وقت اِس قدر زیادہ غیر ضروری پانی بہانے کا آج کل رَواج ہے کہ حَسّاس اور دِل جلے آدمی سے دیکھا نہیں جاتا!!!! اے کاش۔۔۔!

دِل میں اُتر جائے مری بات

مدینہ ۱۱ ﴾ اکثر گھروں میں خوامخواہ دِن رات بتّیاں جلتی اور پنکھے چلتے رہتے ہیں، ضَرورت پوری ہو جانے کے بعد بتّیاں اور پنکھے وغیرہ بند کردینے کی عادت بنائیے، ہم سبھی کو حسابِ آخرت سے ڈرنا اور ہر معاملے میں اِسراف سے بچتے رہنا چاہئے۔

مدینہ ۱۲ ﴾ استنجاء خانہ میں لوٹا استعمال کیجئے کہ فوارے سے طہارت کرنے میں پانی بھی زیادہ خرچ ہوتا ہے اور پاؤں بھی اکثر آلودہ ہوجاتے ہیں۔ ہر ایک کو چاہئے کہ ہر بار پیشاب کرنے کے بعد ایک لوٹا پانی لیکر W.C کے کناروں پر تھوڑا سا بہائے پھر قدرے اوپر سے (مگر چھینٹوں سے بچتے ہوئے) بڑے سوراخ میں ڈال دیا کرے اِن شاءَ اللہ عزوجل بدبو اور جراثیم کی افزائش میں کمی ہوگی۔ "فلش ٹینک" سے صفائی میں پانی بہت زیادہ صَرف ہوتا ہے۔

مدینہ ۱۳ ﴾ نل سے قطرے ٹپکتے رہتے ہیں تو فوراً اِس کا حل نکالئے ورنہ پانی ضائع ہوتا رہے گا۔ بسا اوقات مساجد و مدارِس کے نل ٹپکتے رہتے ہیں مگر کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا انتظامیہ کو اپنی ذِمّہ داری سمجھتے ہوئے اپنی آخرت کی بہتری کیلئے فوراً کوئی ترکیب کرنی چاہئے۔

مدینہ ۱۴ ﴾ کھانا کھانے، چائے یا کوئی مشروب پینے، پھل کاٹنے وغیرہ مُعامَلات میں خوب احتیاط فرمائیے تاکہ ہر دانہ، ہر غذائی ذرّہ اور ہر قطرہ استعمال ہوجائے۔

یاربِّ مصطفٰے عزّوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں اِسراف سے بچتے ہوئے

شرعی وُضو کے ساتھ ہر وَقت باوُضو رہنا نصیب فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وُضوخانۂ عطّار (جس میں کچھ فرق کیا گیا ہے۔)

اوپر سے وضوخانے کا نقشہ

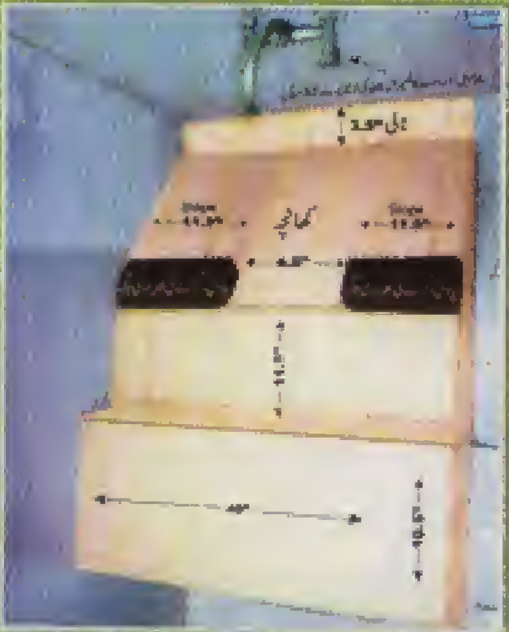
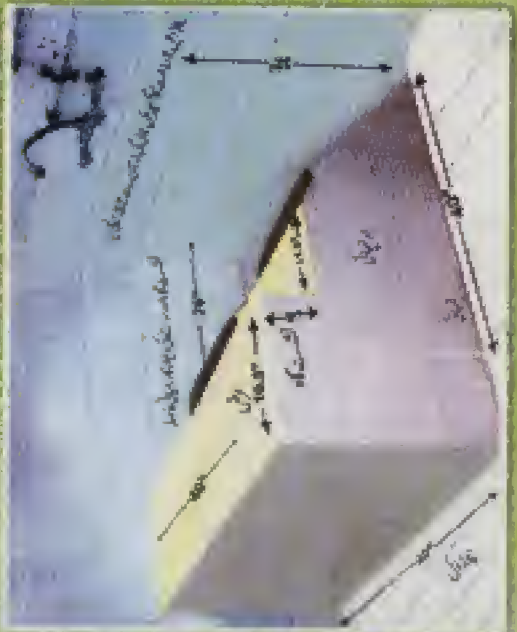
سیدھی طرف سے وضوخانے کا نقشہ